روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29- اپریل 2014ء 28 جمادی الثانی 1435 ہجری 29 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 97

اخلاص عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب رکھے جس نے میری بات سنی اور اسے یاد رکھا اور ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے وہ بات مجھ سے نہیں سنی۔ تین باتوں میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کیلئے اخلاص سے عمل کرنا۔ اپنے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الحث علیٰ تبلیغ السماع حدیث نمبر:2580)

دیرینہ خادم سلسلہ اور امیر جماعت آسٹریلیا کی وفات پر آپ کا ذکر خیر، خاندانی حالات اور جماعتی خدمات کا تذکرہ

آپ خلفاء وقت کے سلطان نصیر اور خلیفہ وقت کے ساتھ نبض کی طرح چلنے والے تھے

محترم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی یقیناً بے نفس اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ مفوضہ فرائض کی ادائیگی کرنے والے بزرگ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اپریل 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/اپریل 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کی بزرگ شخصیت، دیرینہ خادم سلسلہ اور امیر جماعت آسٹریلیا محترم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی کی وفات پر ان کا ذکر خیر، خاندانی حالات وواقعات، اوصاف حمیدہ اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر انسان نے یہ دنیا چھوڑنی ہے لیکن کتنے خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے، اپنے عہدوں کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرتے اور خدمت دین کے ساتھ ہمہ وقت خدمت انسانیت کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق جنت ایسے لوگوں پر واجب ہو جاتی ہے۔ محترم محمود بنگالی صاحب بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک تھے۔ آپ سلسلہ کے خادم، خلفاء وقت کے سلطان نصیر اور خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے تھے۔ آپ خلیفہ وقت کے ساتھ نبض کی طرح چلتے تھے خلیفہ وقت کے فدائی، سچے عاشق اور کامل اطاعت گزار تھے۔ حضور انور نے مرحوم کی بیماری اور وفات کی تفصیلات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ آپ بنگلہ دیش میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولانا ابوالخیر محمد محبّ اللہ نے 1943ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر مکرم محمود بنگالی صاحب کے والد محترم نے آپ کو وقف اولاد کے تحت 1954ء میں وقف کیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی۔ 1962ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1974ء میں انہوں نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی شادی 1977ء میں محترم مولوی محمد صاحب مرحوم امیر جماعت بنگلہ دیش کی بیٹی ہاجرہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ حضور انور نے مرحوم کی زندگی کے بعض حالات وواقعات احباب کے خطوط کی روشنی میں بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ غالباً 81-1980ء کی بات ہے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے صدر کا جو انتخاب ہوا اس میں ووٹوں کے لحاظ سے محمود احمد صاحب پانچویں نمبر پر تھے اور میں نے ان کو پانچویں نمبر سے اٹھا کر جو صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنایا تھا دراصل اس میں جماعت کو سبق دینا چاہتا تھا کہ خلافت کا انتخاب جو ہے وہی بہتر ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث نے ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ برکت اسی کو ملے جو مخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے کیونکہ ساری برکتیں اسی نظام سے وابستہ ہیں۔ محمود بنگالی صاحب بڑے مخلص آدمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ بڑا کام کیا، دعائیں لیں۔ اس زمانے میں تمام دنیا میں خدام الاحمدیہ کا ایک صدر ہوتا تھا۔ باقی دنیا کے صدران نہیں تھے بلکہ قائدین کہلاتے تھے۔ محمود صاحب آخری صدر بین الاقوامی صدر خدام الاحمدیہ تھے۔ حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خوشنودی سے بھرے ہوئے خط کا بھی ذکر فرمایا جو کہ حضرت خلیفہ رابع نے مرحوم کی خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کو لکھا تھا۔

حضور انور نے محترم محمود بنگالی صاحب کے دور صدارت میں نمایاں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے کئی شعبوں میں نمایاں طور پر آگے قدم بڑھایا۔ آپ نے اسیروں کی بھلائی اور بہبود کے لئے اسیران ٹرسٹ قائم کیا۔ فرمایا کہ آپ نے پاکستان سے باہر خدام الاحمدیہ کی تنظیمی ترقی کے لئے کئی ممالک کا دورہ فرمایا۔ حضور انور نے نمایاں کاموں کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ فرمایا وہ خلیفہ وقت کے معتمد تھے۔ اگر کبھی خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں باز پرس ہوتی تو قول سدید سے کام لیتے، ہمیشہ اصلاح پر مامور رہتے اور آئندہ کے لئے خلفاء سے راہنمائی چاہتے اور دعا کے لئے کہتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تعمیری ترقی میں آپ کا اہم کردار تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کو اپنے حسن سلوک، اعلیٰ اخلاق اور نمونے سے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ مہمان نوازی میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ زعامت ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جماعتی خدمات شروع کیں۔ پھر مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ بنے، پھر 10 سال تک صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔ شعبہ اصلاح وارشاد میں خدمات کی توفیق پائی۔ شعبہ سمعی بصری کے وکیل بھی رہے۔ اور 28 جون 1991ء سے لے کر تادم آخر آسٹریلیا کے امیر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ان کے درجات بلند کرے۔ یقیناً بے نفس اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا کی محبت زیادہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

غریب ممالک میں یا تیسری دنیا کے ممالک میں تو یہ بیماری عام ہے کہ افسران رشوت لیتے ہیں۔ صرف اپنے لئے نہیں لیتے بلکہ بچوں کیلئے، جائیدادیں بنانے کیلئے، بچوں کے لئے جائیدادیں بنا کر چھوڑ جانے کیلئے وہ رشوت لیتے ہیں یا اُنہیں تعلیم دلوانے کیلئے، مہنگے سکولوں میں پڑھوانے کیلئے رشوت لی جاتی ہے۔

پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو اُبھارنے والے رشتے روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 375)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

”دنیا پیاسی ہے اور اس کی پاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1966ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

محترم محمود احمد شاہد صاحب کو سپردخاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ انتہائی دکھ اور افسوس کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے بزرگ خدمت گار، خلفاء سلسلہ کے عاشق، فدائی خادم سلسلہ اور امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا محترم محمود احمد شاہد صاحب برین ہیمبرج کی وجہ سے مورخہ 23/اپریل 2014ء کو سڈنی کے ہسپتال میں مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ مورخہ 22/اپریل کو آپ مشن ہاؤس سڈنی میں نماز عصر کے لئے بیت الہدیٰ کی طرف جانے لگے کہ آپ کی طبیعت خراب ہوگئی جس کی وجہ سے گھر لوٹ آئے جہاں شدید برین ہیمبرج کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں وینٹیلیٹر پر رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور اگلے دن پونے آٹھ بجے رات اللہ کو پیارے ہوگئے۔

مورخہ 26/اپریل 2014ء کو آپ کی نماز جنازہ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب قائمقام امیر جماعت آسٹریلیا نے، آسٹریلیا کے وقت کے مطابق دوپہر 2 بجے بعد نماز ظہر وعصر بیت الہدیٰ سڈنی کے احاطہ میں پڑھائی۔ آپ کی تدفین مشن ہاؤس کے احاطہ میں واقع احمدیہ قبرستان کے قطعہ موصیان میں کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔ خدام آسٹریلیا اور دیگر احباب نے منظّم طریق پر ڈیوٹیاں ادا کیں۔

اپنے مرحوم امیر کا آخری دیدار کرنے اور نماز جنازہ میں شامل ہونے کے لئے آسٹریلیا کی دور ونزدیک کی جماعتوں اور بیرون ممالک سے احباب و خواتین کی اڑھائی ہزار سے زائد تعداد مشن ہاؤس میں موجود تھی۔ احباب وخواتین الگ الگ مارکیز میں جمع تھے۔ مورخہ 26/اپریل کو صبح ساڑھے دس بجے میت کو بذریعہ سپیشل ایمبولینس بیت الہدیٰ لایا گیا۔ صبح 10:30 تا 11:50 خواتین نے اور 12:30 تا پونے دو بجے دوپہر مرد حضرات نے مرحوم امیر صاحب کا آخری دیدار کیا۔

اس موقع پر مہمانان میں غیراز جماعت دوست ممبرز آف پارلیمنٹ اور چرچ کے لیڈرز شامل تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس مرد مجاہد اور جاں نثار فدائی خادم سلسلہ کو مورخہ 25/اپریل 2014ء کے خطبہ جمعہ میں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا۔ آپ ایک انتہائی پیاری شخصیت اور باوفا ہونے کا ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ فدائی خادم سلسلہ تھے، کتنے خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب عہد کرتے ہیں تو اپنے عہدوں کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں خدمت دین کے ساتھ خدمت انسانیت کی بھی ہمہ وقت کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن کی ایک دنیا تعریف کرتی ہے اور اس وجہ سے آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق جنت ایسے لوگوں پر واجب ہوجاتی ہے۔ یہ خادم سلسلہ، خلفاء وقت کے سلطان نصیر اور خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے ہمارے پیارے بھائی مکرم محمود احمد شاہد صاحب تھے۔

آپ 18 نومبر 1948ء کو ضلع چاندپور بنگلہ دیش کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محترم مولانا ابوالخیر محمد محبّ اللہ صاحب اور والدہ کا نام محترمہ زیب النساء تھا۔ آپ کے والد نے 1943ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ کے والد صاحب اپنے علاقے میں سب سے پہلے احمدی تھے اور بڑے پائے کے عالم تھے۔ دعوت الی اللہ کا ان کو بڑا شوق تھا، انہوں نے دعوت الی اللہ کے ذریعہ اپنے والد خواجہ عبدلمنان صاحب کو احمدیت کے نور سے فیضیاب کیا۔ سہارنپور یوپی میں پڑھنے کے لئے گئے تھے کہ وہاں پہلے پہل احمدیت کے بارے میں علم ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر مکرم محمود احمد شاہد صاحب کے والد نے آپ کو وقف اولاد کے تحت 1954ء میں وقف کیا۔ آپ 20 جون 1962ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور یکم مئی 1974ء میں آپ نے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے عملی طور پر خدمات سلسلہ کا آغاز جامعہ احمدیہ کے دور سے ہی کردیا تھا۔ جہاں آپ زعیم حلقہ ناصر ہوسٹل، میس انچارج اور رئیس مجلس علمی بھی رہے۔

آپ اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت 1974ء تا اکتوبر 1983ء خدمات بجالاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 7 نومبر 1983ء کو تحریک جدید کے نئے قائم ہونے والے شعبہ سمعی وبصری میں آپ کا تقرر بطور انچارج صیغہ فرمایا۔ 1984ء میں اس شعبہ کو وکالت اشاعت سمعی وبصری کا درجہ دیا گیا اور آپ وکیل مقرر ہوئے۔ اکتوبر 1983ء تا یکم جنوری 1990ء آپ نے وکیل سمعی بصری تحریک جدید کی خدمت کی توفیق پائی۔ یہ سلسلہ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے اجراء تک جاری رہا۔ اس دوران آپ 1979ء تا 1989ء صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 28 جون 1991ء تا وفات آپ بطور امیر ومشنری انچارج آسٹریلیا خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی عاملہ میں آپ پہلی بار 1976ء میں بطور مہتمم مقامی شامل ہوئے اور اس عہدہ پر تین سال تک فائز رہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو یکم نومبر 1979ء کو پانچویں نمبر پر ہونے کے باوجود صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر فرمایا تو استغفار بہت زیادہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کا یہ اس طرف اشارہ تھا کہ عاجزی اختیار کروتا کہ اللہ تعالیٰ صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے دور میں خدام الاحمدیہ نے کئی شعبوں میں نمایاں ترقی کی۔ آپ نے اپنے دور صدارت میں متعدد بیرونی ممالک کا دورہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہمرکاب ہونے کا بھی آپ کو شرف حاصل ہے۔ 1984ء سے شروع ہونے والے جماعتی دور ابتلاء میں آپ کی قیادت میں خدام الاحمدیہ نے قربانیوں اور صبر واستقامت کی نئی داستانیں رقم کیں۔ آپ کے دور میں خدام الاحمدیہ نے اپنے پچاس سال پورے کئے۔ اور جماعت نے صدسالہ جوبلی بھی منائی۔

آپ کو خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا اور اس کی بڑی غیرت رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت سے انتہائی پیار اور گہری وابستگی رکھتے تھے۔ اطاعت، خلافت اور مفوضہ امور کی ادائیگی میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو کمال تک پہنچا دیتے تھے۔ آپ خلفاء سلسلہ کے معتمد تھے اور ہمیشہ راہنمائی چاہتے تھے۔ خود بھی دعا کرتے اور دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہتے۔

آپ تعلق بنانے اور نبھانے کا فن بخوبی جانتے تھے آپ نے آسٹریلیا میں آنے والے نئے احمدیوں کے لئے امیگریشن کا عمل آسان بنوایا ان کو آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں بسایا۔ اس طرح برزبن، ایڈلیڈ، میلبورن اور سڈنی وغیرہ میں جماعتیں بڑھیں، خوبصورت بیت الذکر اور مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے۔ آپ کے آسٹریلیا آنے پر جماعت کی تعداد چندسو تھی جواب ہزاروں میں ہوچکی ہے اور یہ ترقی کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت آسٹریلیا کو ہر شعبہ میں آگے لانے کے لئے آپ نے بہت محنت کی۔ آپ کے دور میں جماعت آسٹریلیا کے بڑے پراجیکٹس تکمیل کو پہنچے۔ مختلف ممالک سے آنے والے احمدی احباب کے مابین بھائی چارے کی فضا قائم کرنے میں آپ کی تربیت کا بہت عمل دخل ہے۔

آپ کی محبت اور بات کرنے کا انداز اتنا خوبصورت اور پیارا تھا کہ آسٹریلیا کے عمائدین آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ نے مقامی اور وفاقی حکومتی سطح پر جماعت احمدیہ کا بہت عمدہ انداز میں تعارف کرایا جس سے حکومتی سطح پر پختہ تعلق قائم ہوگیا۔ آپ کی راہنمائی میں گزشتہ 23 سال کے عرصہ میں جماعت ملکی بہبود اور خدمت خلق کے پروگرامز میں باقاعدہ شامل ہوتی رہی ہے۔ حقوق انسانی کی تنظیموں میں ریڈکراس، سالویشن آرمی، کینسر کونسل اور کلین اپ آسٹریلیا شامل ہیں جن سے جماعت کے تعلقات مستحکم ہوئے۔ اسی طرح آسٹریلیا کے مذہبی اقلیتی گروپس کے ساتھ بھی میں جماعت کا بڑا پختہ تعلق رہا ہے۔

آپ کی یادداشت بہت اچھی تھی۔ احباب جماعت کو ان کے ناموں سے یاد کرتے اور ان کی خوبیوں کو استعمال میں لانے کا خداداد ملکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہوا تھا۔ محنت سے جماعتی خدمات بجالانے کے عادی تھے اور اپنے رفقاء کار سے بھی محنت کرانے کا طریقہ جانتے تھے۔ مجلس عاملہ کی میٹنگ اور دیگر مواقع پر خلیفہ وقت کے حوالے سے بات سمجھایا کرتے تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ جماعت کے لئے وقف تھا زندگی کے آخری لمحوں تک کام کرتے رہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے آپ کے اندر پیار کا سمندر تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کو حسن سلوک، اعلیٰ اخلاق اور نمونے سے اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ سڈنی آنے والے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے۔ ہر جلسے اور اجتماع کے موقع پر مہمانوں کا خود استقبال کرتے۔ نہایت مخلص دیندار، خاکسار اور بے ریاء انسان تھے۔ آپ نے عاجز اور سادہ طبیعت پائی تھی۔ سادہ لباس، خوراک اور نپی تلی گفتگو آپ کا وطیرہ تھا۔ یہ سب باتیں آپ کی شخصیت کو نکھارتی تھیں۔ مہمان نوازی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے وفات سے چند دن پہلے جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2014ء کے موقع پر صدارت کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر کے مضمون پر خطاب کیا۔

آپ کی شادی 1977ء میں مکرم مولوی محمد صاحب مرحوم امیر جماعت بنگلہ دیش کی بیٹی مکرمہ حاجرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں مکرمہ عطیۃ القدیر احمد صاحبہ، مکرمہ محمودہ احمد صاحبہ اور مکرمہ سارہ احمد صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم عطاء الاول ناصر احمد صاحب عطا فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اپریل 2014ء میں آپ کا طویل ذکر خیر کرتے ہوئے آخر پر فرمایا۔ آپ یقیناً بے نفس اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ جماعت کی خدمت کرنے والے بزرگ تھے۔ نہ اپنی صحت کی پرواہ کی نہ کسی روک کو جماعتی کام میں سامنے آنے دیا۔ میرے گزشتہ دورہ آسٹریلیا کے دوران باوجود اس کے کہ آپ انتہائی تکلیف میں تھے، ہر کام کی نگرانی کرتے رہے۔ میں جب جہاز سے باہر آیا ہوں تو سامنے کھڑے تھے۔ ان کی حالت دیکھ کر بڑی فکر پیدا ہوئی۔ کمر کی ان کو شدید تکلیف تھی۔ انہوں نے آرام نہیں کیا کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہے میں کس طرح آرام سے بیٹھ سکتا ہوں۔ ان کی تکلیف کا اندازہ ڈاکٹروں سے بات چیت کے بعد ہوا کہ کس طرح یہ شخص اتنی شدید تکلیف میں اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر چل پھر رہا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ تمام امور جو دورے سے متعلقہ تھے نگرانی بھی کر رہے تھے۔ فرمایا میں نے خدام الاحمدیہ میں ان کے ماتحت سے کام کیا ہے۔ بڑے کھلے ہاتھ سے اپنے ماتحتوں سے کام لیا کرتے تھے کام کرنے کا ان کو موقع دیتے تھے اور پھر قدردانی بھی کرتے تھے۔ خلافت کے بھی ایسے سلطان نصیر جس کی مثالیں کم کم ملتی ہیں۔ ان کے جانے سے گو آسٹریلیا جماعت میں خلا پیدا ہوا ہے لیکن الٰہی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ خود سنبھالتا ہے اور ان خلاؤں کو خود پورا کرتا ہے۔ ان جیسے سلطان نصیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے جو خلافت کے باوفا بھی ہوں، جاں نثار بھی ہوں اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور مرحوم امیر صاحب آسٹریلیا کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور غریق رحمت فرمائے۔ نیز آپ کی اہلیہ اور بچوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت ہم میں پیدا فرمائیں گویا ہم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور اپنے ہر فعل کو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے بجالائیں

☆ ’’جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے‘‘۔

☆ جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکوگے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کروگے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے‘‘۔

☆ ’’اصلی نعمت جس پر قوتِ ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہے۔ خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے‘‘۔

☆ ’’ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجالانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں‘‘۔

(حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے معرفت الٰہیہ کی اہمیت، اس کے حصول اور اس کے ثمرات کا بصیرت افروز تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 مارچ 2014ء بمطابق 14 امان 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

چند جمعے پہلے تک عملی اصلاح کے طریقوں کے بارے میں مَیں نے چند خطبات دیئے تھے جن میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس طرح پیش فرمایا اور معرفت اور محبت الٰہی کے کیا طریق بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ نے کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا تازہ کلام اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں جو معجزات ونشانات دکھائے ہیں وہ کس شان سے پورے ہوئے؟ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا علم ہمیں حضرت مسیح موعود کے کلام کی روشنی میں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ یہ باتیں ہمارے ایمان اور ہمارے عمل میں ترقی کا باعث بنیں۔

سو آج اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ارشادات کے کچھ نمونے مَیں پیش کروں گا جن میں معرفت الٰہی کے بارے میں آپ نے رہنمائی فرمائی ہے۔ صرف اس ضمن میں ہی آپ کی تحریرات پیش کی جائیں تو بیسیوں بلکہ اگر گہرائی میں جایا جائے تو سینکڑوں صفحات بھی اس بارے میں مل جاتے ہیں۔ تاہم جیسا کہ مَیں نے کہا آج بطور نمونہ چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ معرفت الٰہی کیا ہے؟ اس میں انبیاء اور اولیاء کا تو ایک مقام ہے ہی، ایک عام (-) کا بھی اس میں کیا معیار ہونا چاہئے؟

عموماً مَیں نے ایسے حوالے لینے کی کوشش کی ہے جو آسان ہوں لیکن ان کی زبان یا بعض حوالے سمجھنے مشکل بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے طریق کی رہنمائی کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ اول بدی سے پرہیز کرنا۔ دوم نیکی کے اعمال کو حاصل کرنا اور محض بدی کو چھوڑنا کوئی ہنر نہیں ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے یہ دونوں قوتیں اس کی فطرت کے اندر موجود ہیں۔ ایک طرف تو جذباتِ نفسانی اس کو گناہ کی طرف مائل کرتے ہیں اور دوسری طرف محبت الٰہی کی آگ جو اس کی فطرت کے اندر مخفی ہے وہ اس گناہ کے خس و خاشاک کو اس طرح پر جلا دیتی ہے جیسا کہ ظاہری آگ ظاہری خس و خاشاک کو جلاتی ہے۔ مگر اس روحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے‘‘ (یعنی اس کا بھڑکایا جانا جو گناہوں کو جلاتی ہے) ’’معرفت الٰہی پر موقوف ہے‘‘۔ (معرفت الٰہی ہوگی تو تب ہی یہ جل سکتی ہے اسی پر اس کا انحصار ہے) ’’کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے۔ پس خدائے عزّ وجل کی خوبی اور حسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں۔ مگر سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے اور ان کی روشنی سے وہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا وہ ان کی پیروی سے سب کچھ پالیتے ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 62)

پھر آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ مَیں نے تمام مذاہب کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے (جائزہ لیا ہے) اور اس کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس وقت (دین) ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت ہر زمانے میں پیدا کر سکتا ہے کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا نبی بھی زندہ ہے۔ جس کی تعلیم زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا کلام بھی اتر سکتا ہے اور انوار الٰہی کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں اور ان سے تم فیض پا سکتے ہو۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 63 تا 65)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ (دین حق) کی حقیقت اور معرفت الٰہی کا ایک تعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت ...... کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصول حقیقت (دین) کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم وصلوٰۃ ہے اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عزّ اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے‘‘۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا علم، اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی معرفت حاصل کرنا، اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کرنا ان سب کا انحصار اس بات پر ہے اور یہی ایک ذریعہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح جانا جائے جس طرح اس کے پہچانے جانے کا حق ہے۔) فرمایا کہ: ’’کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور

صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اس کے بنین و بنات ہیں''۔(یعنی کہ اس کے بچے ہیں)''اور ابتدا اس معرفت کی پرتو اسم رحمانیت سے ہے۔''(یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت کی جو ابتدا ہے وہ اس کے اسم یا اس کی رحمانیت کی جو صفت ہے اس سے ہے)۔''نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ بلاعلّتِ فیضان سے صرف ایک موہبت ہے''۔(یعنی بغیر کسی علّت فیضان کے، بغیر کسی فیض پانے کے سبب کے، صرف اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ ملتی ہے اور یہ رحمانیت ہے۔) فرمایا:''یَهْدِیْ مَن یَّشَآءُ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مگر پھر یہ معرفت اعمال صالحہ اور حسن ایمان کے شمول سے زیادہ ہوتی جاتی ہے''۔(پہلی بات تو یہ کہ یہ معرفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے ملتی ہے لیکن جب یہ معرفت مل جائے تو اس کے بعد کیا ہو اور اس میں آدمی کو پھر کیا کرنا چاہئے۔اعمال صالحہ بجالانے کی ضرورت ہے اور ایمان میں اَور خوبصورتی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔جب ایمان کی خوبصورتی ہوگی اور اعمال صالحہ ہوں گے تو پھر اس معرفت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔)''یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں نزول پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 187 تا 189)

پھر اللہ تعالیٰ کی معرفت، گناہوں سے نجات، نیکیوں کی توفیق اور دعا کے معیار کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے۔اور یہ بات نہایت ہی ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور نہ مفید ہو سکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے''۔(یعنی سچائی پھر نظر بھی آتی ہے اور اس معرفت کے آنے سے سچائی کی تلاش کی طرف اَور دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔)''اور پھر بار بار دور فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے۔''(یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ فضل پھر دوبارہ دوبارہ آتا چلا جاتا ہے اور اسی فضل کے آنے کی وجہ سے پھر یہ معرفت کا دروازہ کھلا رہتا ہے)''اور بند نہیں ہوتا۔غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے لئے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے اور روح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امّارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی گندی زندگی سے طبعًا بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے''۔(ایک تیز سیلاب ہے۔کشتی بن جاتی ہے۔)''ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-221)

یہ معرفت کا مقام ہے۔

پھر فرمایا کہ انسان گناہ کی طرف کیوں زیادہ گرتا ہے۔نفس امّارہ کیوں دلوں پر قبضہ کرتا ہے؟ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

''گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔اس کے لیے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔'' یعنی جو زیادہ عرفان رکھتا ہے وہ اتنا ہی خوف رکھتا ہے۔لرزاں و ترساں رہتا ہے۔فرمایا:''اس امر میں اصل معرفت ہے۔''(یہ جو بات ہے اس میں اصل بنیادی چیز جو ہے وہ معرفت ہے۔)''اور اس کا نتیجہ خوف ہے''۔(اگر معرفت پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوگی۔اللہ تعالیٰ کی حقیقت کا علم ہوگا تو پھر ہی خوف بھی پیدا ہوگا۔)''معرفت ایک ایسی شے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے''۔(یعنی جن کیڑوں کے بارے میں انسان کو علم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے، ان سے بھی ڈرتا ہے۔) فرمایا:''جیسے پسّو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے، اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں''۔(اللہ تعالیٰ کا صحیح علم ہی نہیں۔اس لئے گناہوں کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔)''بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔اس لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔گناہ سے بچنے کے لیے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو......۔''

اب آج کل اس دنیا میں ہماری کون سی مجلسیں ہیں جو گناہ کی طرف لے جاتی ہیں۔کہیں ٹی وی ہے، کہیں انٹرنیٹ ہے، کہیں فیس بک (facebook) ہیں۔یہ اب ایسی چیزیں ہیں جن کو دنیا والے بھی محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔گزشتہ دنوں میں پہلے یہ خبر آئی تھی کہ امریکہ میں ہی اس بات پر کہ فیس بُک نے لوگوں میں بے چینیاں پیدا کر دی ہیں انہوں نے چھ لاکھ سے زیادہ اکاؤنٹ وہاں بند کر دیئے۔

بہرحال فرمایا کہ:''...... جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ نمبر 96-95۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ گناہوں سے بچنا بغیر معرفت الٰہی کے ممکن نہیں ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا۔پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے اس سے بچ نہیں سکتا۔یہ یقین معرفت کے بدُوں پیدا نہیں ہو سکتا۔......''

(جب تک معرفت نہ ہو اس وقت تک یہ یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔یعنی انسان کو یہ پتا ہے، معرفت ہے، اس کا علم ہے کہ زہر بھی خطرناک ہے، سانپ بھی خطرناک ہے تبھی ان سے بچتا ہے۔) فرمایا کہ:''...... پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ (دین) اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن مَیں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔یہ مقصد (دین) ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی

ذریعہ ہے مکالمات ومخاطبات الٰہیہ۔ کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے‘‘۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 287)

پھر گناہوں سے رکنے کے لئے معرفت کی اہمیت کو ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے یوں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’معرفت بھی ایک شَے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے جیسے جو شخص سمّ الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا‘‘۔ (یعنی ان چیزوں کے بارے میں علم ہے کہ یہ انسان کو مار سکتے ہیں، ہلاک کر سکتے ہیں اس لئے وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔) ’’ایسے جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لیے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے‘‘۔

اس بارے میں براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود نے کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں:

’’مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ’’ہے‘‘ بھی۔ ’’ہونا چاہئے‘‘ اَور شَے ہے اور ’’ہے‘‘ اور شَے ہے۔ اس ’’ہے‘‘ کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا علم دعا سے حاصل ہوتا ہے۔) ’’عقل سے کام لینے والے ’’ہے‘‘ کے علم کو نہیں پا سکتے۔‘‘ (اگر صرف عقل سے کام لینا ہے تو وہ ’’ہونا چاہئے‘‘ اور ’’ہے‘‘ کے فرق کو محسوس نہیں کر سکتے۔ ’’ہے‘‘ کے علم کو پا نہیں سکتے۔) ’’اسی لیے ہے‘‘ (یعنی یہ جو ایک محاورہ ہے) ’’کہ خدارا بخدا تواں شناخت‘‘۔ (کہ خدا کو خدا تعالیٰ کے ذریعہ ہی پہچانا جاتا ہے۔) ’’لَاتُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ...... جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 590۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حقیقی توبہ کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اُس کو پا لیتا ہے۔ نہ صرف پا لیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں‘‘۔ (یعنی عام جو دنیاداری کی تعلیم ہے اس پر محنت لگاتے ہیں روپیہ بھی لگاتے ہیں تو یہی اصول روحانی علوم کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔) فرمایا کہ ’’ہمارا مذہب جو روحانی علوم کے مبتدی کے لئے ہونا چاہئے یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے۔ تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کاملہ پر اس کو اطلاع مل جاوے گی اور اس کی رُوح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پا لیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرلے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 465۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’سورفاتحہ میں جو پنج وقت فریضہ نماز میں پڑھی جاتی ہے یہی دعا سکھلائی گئی ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ...... ۔ تو کسی اُمّتی کو اس نعمت کے حاصل ہونے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ کیا سورہ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالیٰ سے مانگی گئی ہے جو نبیوں کو دی گئی تھی وہ درہم و دینار ہیں۔ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت ملی تھی جس کے ذریعہ سے ان کی معرفت حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گئی تھی اور گفتار کی تجلی دیدار کے قائم مقام ہوگئی تھی‘‘۔ (یعنی جو تجلّی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکالمہ کی تجلّی تھی، اللہ تعالیٰ سے اتنی زیادہ شدت سے اتنی زیادہ قربت پیدا ہوگئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے قائم مقام ہوگئی تھی۔) فرمایا: ’’پس یہ جو دعا کی جاتی ہے کہ اے خداوند وہ راہ ہمیں دکھا جس سے ہم بھی اس نعمت کے وارث ہو جائیں اس کے بجز اس کے اور کیا معنے ہیں کہ ہمیں بھی شرف مکالمہ اور مخاطبہ بخش۔ بعض جاہل اس جگہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے صرف یہ معنے ہیں کہ ہمارے ایمان قوی کر اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما اور وہ کام ہم سے کرا جس سے تو راضی ہو جائے۔ مگر یہ نادان نہیں جانتے کہ ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ جس دل کو خدا تعالیٰ کی معرفت میں سے کچھ حصہ نہیں ملا وہ دل ایمان قوی اور اعمال صالحہ سے بھی بے نصیب ہے۔‘‘ (اس کو وہ بھی نہیں مل سکتا۔) ’’معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت دل میں جوش مارتی ہے۔ جیسا کہ دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کا خوف یا محبت معرفت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر اندھیرے میں ایک شیر ببر تمہارے پاس کھڑا ہو اور تم کو اس کا علم نہ ہو کہ یہ شیر ہے بلکہ یہ خیال ہو کہ یہ ایک بکرا ہے تو تمہیں کچھ بھی اس کا خوف نہیں ہوگا اور جبھی کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ تو شیر ہے تو تم بے حواس ہو کر اس جگہ سے بھاگ جاؤ گے۔ ایسا ہی اگر تم ایک ہیرے کو جو ایک جنگل میں پڑا ہوا ہے جو کئی لاکھ روپیہ قیمت رکھتا ہے محض ایک پتھر کا ٹکڑا سمجھو گے تو اس کی تم کچھ بھی پروا نہیں کرو گے۔ لیکن اگر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ اس شان اور عظمت کا ہیرا ہے تب تو تم اس کی محبت میں دیوانہ ہو جاؤ گے اور جہاں تک تم سے ممکن ہوگا اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو گے۔ پس معلوم ہوا کہ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے۔ انسان اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا جس کی نسبت اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے اور نہ اس مکان کو چھوڑ سکتا ہے جس کی نسبت اس کو یقین ہو جائے کہ اس کے نیچے ایک بڑا بھاری خزانہ مدفون ہے۔ اب چونکہ تمام مدار خوف اور محبت کا معرفت پر ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف بھی پورے طور پر اس وقت انسان جھک سکتا ہے جب کہ اس کی معرفت ہو‘‘۔ (جب اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہوگی تب ہی اس کی محبت بھی دل میں پیدا ہوگی، تب ہی اس کا خوف بھی دل میں پیدا ہوگا۔) فرمایا: ’’اوّل اس کے وجود کا پتہ لگے اور پھر اس کی خوبیاں اور اس کی کامل قدرتیں ظاہر ہوں اور اس قسم کی معرفت کب میسر آ سکتی ہے بجز اس کے کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو اور پھر اعلام الٰہی سے اس بات پر یقین آ جائے کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا قادر ہے کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ سو اصلی نعمت (جس پر قوتِ ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہیں۔)‘‘ ایمان اور اعمال صالحہ کا جس پر انحصار ہے ’’خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کے ذریعہ سے اول اس کا پتہ لگتا ہے اور پھر اس کی قدرتوں سے اطلاع ملتی ہے اور پھر اس اطلاع کے موافق انسان ان قدرتوں کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تھی اور پھر اس امت کو حکم ہوا کہ اس نعمت کو تم مجھ سے مانگو کہ مَیں تمہیں بھی دوں گا۔ پس جس کے دل میں یہ پیاس لگا دی گئی ہے کہ اس نعمت کو پاوے بیشک اس کو وہ نعمت ملے گی‘‘۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 307 تا 309)

پھر نیکیوں کے بجالانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے معرفت الٰہی کے حصول پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے۔ وہ بڑا قادر ہے۔ وہ ذوالعذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر‘‘ (سرکش زندگی پر) ’’ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے‘‘۔ (ایسی بجلی گراتا ہے جو اس کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔) ’’پس جب تک انسان اٰمَنْتُ بِاللّٰہ کی حدود سے نکل کر عَرَفْتُ اللّٰہ کی منزل پر قدم نہیں رکھتا‘‘ (اللہ پر ایمان لانے کی حد سے نکل کر اس کی پہچان اور معرفت حاصل کرنے کی منزل پر قدم نہیں رکھتا) ’’اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے‘‘۔ (بہت مشکل ہے کہ گناہوں سے بچا جائے۔) ’’اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات

پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جب کہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوٹے کے نزدیک جانا بھی پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو‘۔ (یعنی سوٹے میں بھی زہر کا اثر نہ لگا ہو۔) ’’اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔ بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر ہونے کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 4-3۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خداشناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں، نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ خیرات بھی دیا، مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لیے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لیے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ ایک پارچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے‘‘ (کپڑا سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے) ’’کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے۔ اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کے بنانے والا ضرور ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائبات قدرت ہیں۔ ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں۔ ایک طرف نشانات ہیں۔ وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔ وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرماتا ہے اور یہی بھاری شئے ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور جس کا نام پیشگوئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 495-494۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مذہب کی جڑ خداشناسی اور معرفت نعمائے الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔ کمالیت محبت، کمالیت معرفت سے پیدا ہوتی ہے اور عشق الٰہی بقدر معرفت جوش مارتا ہے اور جب محبت ذاتیہ پیدا ہو جاتی ہے تو وہی دن نئی پیدائش کا پہلا دن ہوتا ہے اور وہی ساعت نئے عالَم کی پہلی ساعت ہوتی ہے‘‘۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 281)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلّت سے دیکھتا ہے کہ اس کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرماتے ہیں: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔ پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشَے محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لیے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشَے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اُسے حقیر سمجھتا ہے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 214-213۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ مزید اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خداشناسی اور خدارسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بیخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں‘‘۔ جو سچائی اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں وہ آپ کو ماننے کے بعد خدا تعالیٰ کو بھی دیکھ لیں۔ ....

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی معرفت ہم میں پیدا فرمائیں گویا ہم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور اپنے ہر فعل کو خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے بجا لائیں۔ ایسی معرفت الٰہی ہم میں پیدا ہو جائے جو ہمارے تمام گناہوں کو جلا دے اور ہم آپ کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی اور اس روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی ہو گا۔ حاضر جنازہ ہے۔ مَیں نیچے جا کر جنازہ ادا کروں گا۔ احباب یہیں (بیت) میں رہیں گے۔ یہیں میرے پیچھے ادا کریں۔ مکرم عبدالسبحان منان دین صاحب کا جنازہ ہے جو عبدالمنان دین صاحب کے بیٹے تھے۔ 72 سال کی عمر میں کل وفات پا گئے ہیں۔ انگلستان میں آنے والے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ 1945ء میں یہاں آئے تھے۔ جلسہ سالانہ میں تیس سال تک شعبہ امانت میں کافی خدمات دیتے رہے ہیں۔ پرانے لوگوں میں سے تھے۔ نصیر دین صاحب کے یہ چچازاد ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا نماز جنازہ جمعہ کے بعد ادا ہو گی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد سلیم جگر قریشی صاحب نائب زعیم تحریک جدید مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی دانیہ ناصر قریشی بنت مکرم ناصر احمد سلیم قریشی صاحب فیکٹری ایریا احمد نے محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ پانچ سال اور چار ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کی والدہ مکرمہ راشدہ ناصر صاحبہ نے بچی کا پہلا دور مکمل کروایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ مورخہ 18/اپریل 2014ء کو محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن پاک سنا اور دعا کرائی۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اور مکرم محمد اعظم قریشی صاحب صدر جماعت ڈھوک سیداں راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے روشن مستقبل اور دینی و جماعتی امور میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد خان بھٹی صاحب سابق زعیم انصاراللہ پکا نسوآنہ ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم چوہدری انیس احمد صاحب گجرات کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے 13/اپریل 2014ء کو مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی اور محترم حافظ صاحب موصوف نے ہی رخصتی کے موقع پر دعا کروائی۔ دلہن مکرم برخوردار بھٹی صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کی پوتی اور دلہا مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت ماچھیوال ضلع گجرات کے بیٹے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بہو مکرمہ امۃ المجیب سعدیہ صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر احمد شاہد صاحب جرمنی کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ قبل ازیں آپریشن ہو چکا ہے اب ہڈیوں کا گودا (Bone Marrow) لے کر ٹیسٹ کیلئے بھجوایا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اس مرض کے تمام تر اثرات دور فرما دے اور اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم اسامہ انور قریشی صاحب جرمنی کو مورخہ 27 فروری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حنا مریم خلت تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم عبدالباسط گردیزی صاحب جرمنی کی نواسی، حضرت حافظ محمد حسین قریشی صاحب اور حضرت حکیم عبداللہ قریشی صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، خلافت کی سچی وفادار، درازی عمر والی اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب طاہر سرجیکل سرگودھا لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو چار بیٹیوں کے بعد مورخہ 25 جنوری 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام سفیر احمد عطا فرمایا ہے جو مکرم محمد شریف صاحب 98 شمالی ضلع سرگودھا کا نواسہ اور مکرم حافظ محمد دین صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور صحت و تندرستی والی عمر دراز والا بنائے۔ آمین

نکاح و شادی

مکرم احمد خان منگلا صاحب معلم (ر) وقف جدید بیوت الحمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ شائلہ طلعت صاحبہ واقفہ نو لیکچرار مریم صدیقہ گرلز کالج کے نکاح کا اعلان مکرم محمد عدنان صاحب واقف نو اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ ابن مکرم حبیب اللہ صاحب مرحوم چک نمبر 40 جنوبی ضلع سرگودھا کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم چوہدری ظفراللہ خان طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے لیڈیز پارک بیوت الحمد ربوہ میں مورخہ 23 مارچ 2014ء کو کیا اسی روز رخصتی ہوئی مورخہ 24 مارچ کو چک نمبر 40 جنوبی ضلع سرگودھا میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا اور مکرم حافظ ظہور احمد صاحب مربی ضلع سرگودھا نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے، ہمیشہ اپنے فضلوں کے سائے میں رکھے، ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنائے۔ آمین

ریفریشر کورس

(عہدیداران مجلس انصاراللہ علوم غربی بلاک)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20/اپریل 2014ء کو علوم غربی بلاک کے عہدیداران مجالس عاملہ انصاراللہ کا ریفریشر کورس دارالعلوم غربی حلقہ صادق کی بیت الذکر میں منعقد ہوا۔ نماز عصر کے بعد محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ عہد کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن اور خاکسار نے حلقہ جات کی کارگزاری کی روشنی میں جائزہ پیش کرتے ہوئے ہدایات دیں۔ آخر میں محترم زعیم اعلیٰ صاحب نے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس ریفریشر کورس میں 32 عہدیداران نے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ یہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ سب مہمانوں کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔“

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

”یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔“

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔“

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

عزیز ہومیو پیتھک کی جانب سے خوشخبری
جرمن شوابے اور کمال لیبارٹریز کی باکمال زود اثر
سیل بند پوٹینسی و مرکباتِ کمال کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی ڈاکٹرز کیلئے خصوصی رعایت:
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کے لئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
☆ ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
047- 6211399 ☆ 047-6212399
0333-9797797 ☆ 0333-9797798

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29/اپریل 2014ء

1:30 am	راہِ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2008ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان 2013ء
6:20 am	حضورانور کا دورہ مشرق بعید
7:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اپریل 2014ء
8:40 pm	سالانہ وقف نو اجتماع
11:30 pm	گلشن وقف نو

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرمادیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرمادیں تاکہ VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمادیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

۞ مکرمہ شاہدہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم مبشر احمد صاحب کرونڈی خیرپور حال دارالعلوم غربی ربوہ بلڈ پریشر اور بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رانا راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عارفہ رفیق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع خوشاب اہلیہ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع خوشاب کو مورخہ 19/اپریل کو ایک سائیکل کی ٹکر کی وجہ سے سر پر چوٹ لگی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکان برائے فروخت

10 مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری مکان 6 بیڈ، 6 باتھ، ڈبل کچن واقع ناصر آباد شرقی ربوہ (بالمقابل گراؤنڈ) نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے۔

رابطہ: 0332-7052473

پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ

047-6216188
0300-8135217
0333-6706639
0333-6216188

Email:chaudry.property.advisors@hotmail.com

Excellent Service
Ecnomical Rates

All kinds Of Domestic & International AIR Lines Tickets

Kashif Travels

Govt LIC. # 2346

IATA License Number: 27-317404

Kashif Travels

ZUBAIR AHMAD
Sole proprietor
38-Naqi Arcade the Mall Lahore.
Ph # 0423-636-1202,0423-628-0676
Fax # 0423-636-1202
Cel # 0321-848-4173

IATA
ACCREDITE AGENT

Email # kashiftravel@hotmail.com

Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.

IELTS
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)

Education Concern ®
EC Education Concern
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول

فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ، چپل کباب، شامی کباب، مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔

مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

سہارا شوگر فری ٹیسٹ کیمپ
سہارا لیبارٹریز کی طرف سے

مورخہ 30,29/اپریل، یکم مئی کو صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک درج ذیل ٹیسٹوں کا اہتمام کیا جارہا ہے

1- شوگر ~~150~~/- ہر خاص وعام بڑے، بوڑھے، بچے، جوان اور خواتین کے لئے مکمل فری

2- کولیسٹرول + شوگر 250+150 = ~~400~~/- = 250/- روپے صرف

نوٹ تمام احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ٹیسٹوں کیلئے صبح خالی پیٹ تشریف لائیں۔

3- F.F.T فرٹیلٹی فنکشن ٹیسٹ = شادی شدہ اولاد سے محروم بھائیوں، بہنوں اور بیٹیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ تشخیص کے بعد علاج سے اولاد کی نعمت سے فیض یاب ہوسکتے ہیں ~~7030~~ = ~~5650~~ = 2500 روپے صرف + شوگر فری

4- ALPHAFETOPROTIEN جگر کا کینسر = جگر کے کینسر جیسے جان لیوا اور موزی مرض کی ابتدائی تشخیص کیلئے ~~3100~~ = ~~1700~~ = 1000 روپے صرف + شوگر فری

5- CA-125 کینسر کی ابتدائی تشخیص = اگر آپکے جسم میں کہیں گلٹی، غدود، گلینڈ یا رسولی وغیرہ ہے یا محسوس کرتے ہیں تو اسکی ابتدائی تحقیق کیلئے اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں خدانخواستہ یہ جان لیوا موزی مرض کینسر کی ابتدا تو نہیں۔ ~~4250~~ = ~~3000~~ = 1800 روپے صرف + شوگر فری

6-TFT تھائیورائیڈ فنکشن ٹیسٹ = چست زندگی گزارنے کیلئے یہ پتہ لگانا نہایت ضروری ہے کہ آپکے ہارمونز لیول بیلنس ہیں یا نہیں۔ کم یا زیادہ دونوں صورتوں میں علاج کروانا نہایت ضروری اور آسان ہے۔ ~~2750~~ = ~~2500~~ = 2000 روپے صرف + شوگر فری

7-Vit-D-Level = اگر آپ اعصابی تناؤ، تھکاوٹ، کام میں سست روی ہڈیوں میں تکلیف کا شکار ہیں تو اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں اسکی وجہ Vit-D کی کمی تو نہیں ~~3250~~ = ~~2650~~ = 2000 روپے صرف + شوگر ٹیسٹ فری

8-IGE الرجی = اگر آپ سکن الرجی، فیشل وغیرہ، میک اپ الرجی، خارش، خارش سے بننے والی سرخی، سوجن، خون کی حدت خارش سے جسم کا سرخ ہونا موسمی الرجی ڈسٹ الرجی کے شکار ہیں تو Ige لیول کے ذریعہ معلوم کریں کہ یہ کس حد تک ہے۔ ~~1950~~ = ~~1500~~ = 900 + شوگر ٹیسٹ فری

انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 40% سے 70% تک کم بیرون شہر سے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ بھی پرفارم کئے جاتے ہیں۔

تمام ٹیسٹوں کی تشخیص بذریعہ خون کی جاتی ہے۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک بروز جمعۃ المبارک 2:30 بجے تا 1:30 بجے وقفہ

Ph:0476215955
MOb:03336700829
03337700829

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 29/اپریل	
طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:49

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

''داخلہ نرسری کلاسز 2014ء''
الصادق اکیڈمی ربوہ

● الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔

● جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔

● داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔

ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی 6214434,6211637

FR-10